۲۔ لشکر کا صحیح طریقے سے جائزہ لینا، اس بات کی تاکید کے لئے کہ لشکر کی تیاری صحیح معنوں میں ہوئی ہے یا نہیں؟ اس کی دلیل ہمیں اس بات سے ملتی ہے کہ آپ علیہ السلام لشکر کو جمع کرنے کے بعد ان کے درمیان گھوم کر دیکھتے تھے، تاکہ حاضر اور غائب کا پتہ چل جائے۔

۳۔ حضرت سلیمان علیہ السلام لشکریوں کو اپنے احکامات کے مطابق چلانے پر خوب اہتمام فرماتے تھے اور کسی کام کو سرانجام دینے سے پہلے اجازت لینا آپ کے نزدیک انتہائی اہمیت رکھتی تھی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا ہد ہد کے بغیر اجازت غائب ہو جانے پر آپ کو غصہ آنا اس بات کی دلیل ہے۔

۴۔ مجرم کے متعلق کسی بھی قسم کے احکامات جاری کرنے سے پہلے اس کی بات سن لینا۔ جیسا کہ آپ نے ہد ہد سے بغیر اجازت غائب ہونے کی وجہ دریافت کی۔

۵۔ کسی قسم کا فیصلہ کرنے سے پہلے خبر کی تصدیق کر لینا۔ جیسا کہ آپ نے ہد ہد کے ذریعے ملکہ سبأ کو خط بھیجا اور اس کو حکم دیا کہ اس کے بعد جو واقعہ پیش آئے، آ کر مجھے بتا دینا۔

۶۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا ہدف اپنے لشکر والوں کے ہاں انتہائی واضح تھا۔ جیسا کہ ہد ہد نے ایسی قوم کو تلاش کیا جو اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتی تھی۔ اور حضرت سلیمان کو اطلاع دی۔

## ہد ہد سے متعلق امور کی تفصیل:

۱۔ بغیر کسی جبر و اکراہ کے اپنی خوشی و مرضی سے پیشگی طور پر اپنے آپ کو بے لوث خدمت کے لئے پیش کرنے کا جذبہ اور تڑپ۔ جیسا کہ ہد ہد نے بغیر کسی مطالبے کے اپنے صوابدید سے ایسے لوگوں کو تلاش کر ڈالا جو اللہ کی توحید پر ایمان نہیں رکھتے تھے۔

۲۔ اپنے لیے کسی مناسب کام کو تلاش کرنا۔ جیسا کہ ہد ہد نے اپنے آپ کو گائیڈ کے طور پر پیش کیا، کیونکہ یہ کام اس کے لیے میدان میں رہنے سے زیادہ مناسب تھا۔

☆☆☆☆☆

بشکریہ ویب سائٹ (عالم النور) : www.alnoor.info/prophets/soliman.asp

تاریخ بلتستان ،قسط: 21

# ارض بلتستان

محمد اسماعیل فضلی

## راجہ چپلو اور مہاراجہ کے درمیان معاہدہ

بلتستان میں دو طاقتور راجاؤں راجہ سکردو اور راجہ چپلو کے درمیان ہمیشہ سے عداوت کا سلسلہ جاری تھا۔مقپون راجا گلگت، روندو اور کھرمنگ کے راجاؤں کو ملا کر کئی بار چپلو پر حملہ کر چکا تھا،ان حملوں کے پیش نظر امر سنگھ نے مہاراجہ کو قائل کر لیا کہ چپلو کے راجہ کے ساتھ معاہدہ کر کے گلگت اور بلتستان کے دیگر متحدہ افواج کو لداخ جانے سے روکا جائے۔

اسی مقصد کے لئے یبگو محمد علی خان ثانی کو سری نگر طلب کیا گیا۔وہاں پونچھ کے حکمران سر بلند سنگھ کی ثالثی میں یبگو اور میاں پرتاپ سنگھ کے درمیان معاہدہ طے پایا۔اس معاہدے کے کاغذات اب بھی راجہ چپلو کے ہاں محفوظ ہیں۔

معاہدہ کے اہم مندرجات کچھ اس طرح ہیں: (بزبان فارسی)

۱۔ مہاراجہ کشمیر میاں پرتاب سنگھ خاندانِ یبگو کی فوجی و مالی اعانت کرتا رہے گا۔

۲۔ بیرونی حملہ اور اندرونی خلفشار اور بغاوت کی صورت میں خالصہ افواج یبگو کی مدد میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے گی۔

۳۔ یبگو خاندان اور حکمران خالصہ مہاراجاؤں کے ہمیشہ وفادار رہیں گے۔

۴۔ بیرونی اور اندرونی بغاوت کی صورت میں یبگون پوری طاقت کے ساتھ مہاراجہ کا ساتھ دیں گے۔

۵۔ اس کے بدلے مالیہ اور لگان کا نصف یبگون راجاؤں کو انعام میں دینے کا فیصلہ ہے۔

۶۔ اسلامی رسوم کی ادائیگی میں آزادی ہوگی اس بابت ہندوؤں اور پنڈتوں کی مخالفت ریاستی قانون کے مطابق جرم ہوگا۔

۷۔ حکمران سکھوں اور عمال سلطنت کی حفاظت کا انتظام وانصرام راجہ چپلو کے ذمے ہوں گے۔وہ بلتستان گلگت میں سکیورٹی فراہم کریں گے۔گھوڑے اور خادم مہیا کریں گے۔

۸۔ مہاراجہ اپنے دربار میں راجہ چپلو کے لئے خاص نشست عطا کریں گے۔چپلو کے عمال کو دربار کے ایام یا دارالحکومت میں قیام کے دوران سیکورٹی اور قیام وطعام کا خاص بندوبست کریں گے۔

۹۔ سرکار انگلشیہ کا خپلو میں اثر ونفوذ ختم کر دیا جائیگا۔ آفیسر سپیشل ڈیوٹی کشمیر کا ریاست خپلو میں قطعاً کوئی مداخلت نہ ہوگی۔

اس معاہدے پر پرتاب سنگھ، یبگو محمد علی خان، امر سنگھ اور سربلند یو سنگھ کے دستخط ثبت ہیں۔

اسی اثناء میں مہاراجہ سخت بیمار پڑ گیا۔ وہ سربلند سنگھ سے بہت متاثر ہوا۔ مہاراجہ نے بحالت مایوسی ومجبوری اپنی طبیعت کو حوصلہ دینے کی غرض سے سربلند یو سنگھ کے دوسرے بیٹے جگت دیو سنگھ کو متبنیٰ بنا کر اپنے پاس رکھ لیا۔ اس پر دونوں بھائیوں کے درمیان شدید اختلاف پیدا ہو گیا۔

## مہاراجہ اور امر سنگھ کے باہمی اختلاف اور راجہ سکردو وگلگت کا خپلو پر حملہ

دونوں بھائیوں کے اختلافات کی خبریں گلگت اور سکردو تک پہنچ گئیں۔ خالصہ افواج بہت بددل ہو گئے۔

ان حالات سے فائدہ اٹھانے کی خاطر گلگت کے علی داد خان، کھرمنگ کے حسین علی خان اور سکردو کے شاہ محمد کی متحدہ افواج نے خپلو پر حملہ کر دیا۔ یہ متحدہ لشکر خاموشی سے (کیرکیت) میدان واقع دریائے شیوک وسندھ کے سنگم پر جمع ہوا۔ دریائے سندھ کو عبور کر کے چومدو تھنگ میں پڑاؤ ڈالا۔ وہیں سے راجہ کریس خرم خان کو پیغام بھیجا کہ ہماری اطاعت قبول کرو یا مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ ریاست کریس ایک بہت چھوٹی ریاست تھی جو خپلو یبگون کی ایک شاخ تھی۔ اس نے امن طلب کر لیا اور فوج بھیجنے سے معذوری ظاہر کر لی۔ اپنے میر منشی عبدالحلیم کے ساتھ تحائف اور رسد کا سامان دے کر امن کا طالب ہوا۔

اس متحدہ افواج کی آمد کی خبر راجہ محمد علی خان کو پہلے سے ہو چکی تھی انہوں نے تیز رفتار قاصدوں کو مہاراجہ کی جانب روانہ کیا۔ جو خود پہلے سے ہی اپنے بھائی (کمانڈر انچیف افواج) امر سنگھ کے اختلاف سے پریشان تھا۔ مہاراجہ نے امر سنگھ کے ساتھ صلح کے لئے دوڑ دھوپ شروع کر دی۔ جنرل بان سنگھ اور میجر بیم سنگھ کی کاوشوں سے دونوں بھائیوں کے درمیان اس بات پر صلح ہوئی کہ مہاراجہ کی متبنیت صرف مذہبی اغراض تک محدود رہے گی۔ ملکی معاملات ار جانشینی مہاراجہ کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہ ہوگا۔ معاہدہ طے کر کے میدان سر کر لینے کے بعد سر امر سنگھ اپنی لشکرگاہ کی طرف روانہ ہوا۔ اور فوج کے انتخاب اور رسد وکمک کی تیاری میں لگ گئے۔ کچھ دنوں بعد وہ بلتستان کی طرف روانہ ہوئے۔ تاریخ شاہد ہے کہ یہ امر دونوں بھائیوں کے لئے ہمیشہ باعث تکلیف رہا۔ مگر امر سنگھ خالصہ حکومت کی شکست سے مغموم تھے۔

ادھر راجہ خپلو نے اپنی آخری سرحد کریس کے گاؤں غوالی (غواڑی) اور خپلو کے سرحدی گاؤں یل گو (یگو) کی سرحد رگیالمو کھر پر فوج تعین کر دی۔ دوسری طرف فو نگ نق پر بھی دستے بٹھا دیے۔ مگر سکردو اور گلگت کی افواج نے براستہ شگر تھلے نالہ عبور کر کے بلغار وکھر کوہ کو تاراج کرتی ہوئی ''ژھوغا'' میں پڑاؤ ڈالا۔ جہاں سے سلینگ کھر (قلعہ) پر حملہ کرنا تھا۔ مگر دریائے شیوک جوبن پر تھی، آگے عمودی پہاڑ تھا۔ لہذا فیصلہ ہوا کہ کسی شخص سے رہنمائی حاصل کی جائے۔ رات کو ایک ادھیڑ عمر شخص کو پکڑ کر لایا گیا، اس نے بخوشی حامی بھر لی۔ اور کہا کہ حملہ رات کو کیا جائے گا میں شمع دان کا بندوبست کروں گا اور اسے لے کر آگے بڑھوں گا۔ فوج میرے پیچھے پیچھے سلینگ کھر پر حملہ کرے گی۔ حملے کی تاریخ مقرر ہوئی۔ اس شخص نے در پردہ اپنے بیٹے کو خپلو روانہ کر کے اطلاع دی کہ زنگ زنگ پڑی کے اطراف میں خپلو کی فوج متعین کر دی جائے۔ منصوبے کے مطابق نصف رات کو عین عمودی پہاڑ کے اوپر سے شمع دریائے شیوک کی طرف اچھال دوں گا تب جو دشمن شمع کے ساتھ ہونگے انہیں گاجر مولی کی طرح کاٹ کر مہیب گہرائی میں دریائے شیوک میں گرا دینا۔

مقررہ دن فوج آدھی رات کو روانہ ہوئی اور اپنے رہبر کے منصوبے کے مطابق شمع کے رخ پر چلتی ہوئی مقررہ مقام سے جب شمع کھائی میں گرائی گئی تو بہت سے لوگ شمع کے ساتھ حوالہ دریائے شیوق ہو گئے جو بچ گئے انہیں تلواروں، نیزوں، خنجروں اور برچھیوں نے ہاتھوں ہاتھ لیا، باقی ماندہ افواج قیدی بنا لیے گئے۔

ان قیدیوں میں راجہ سکردو کا بھائی اور سپہ سالار عبدل خان شاہ رخ بھی شامل تھا، انہیں پا بجولاں ڈوقسی کھر خپلو کے زندان میں محبوس کر لیا گیا۔ مگر ایک رات بھاگنے کی کوشش کی تو محافظوں کے ہاتھوں قتل ہوا۔

جو افواج سکردو، گلگت وغیرہ سے چلتی تھیں راستے میں امر سنگھ نے انہیں ختم کر ڈالا۔ امر سنگھ آندھی اور طوفان کی طرح آگے بڑھتا چلا گیا راجہ کریس کو ایک مہینہ قید کی سزا سنائی اور گاؤں گاؤں دشمن کو تلاش کرتا اور ختم کرتا ہوا خپلو پہنچ گیا۔

امر سنگھ نے قیدیوں سے ملاقات کی، ان کا جائزہ لیا اور گلگت کے شہزادہ محمد خان کو خود اپنے کربان سے قتل کر ڈالا۔ امر سنگھ نے دو ماہ تک خپلو میں قیام کیا، سکردو میں ذیل سنگھ کو وزیر مقرر کیا اور براستہ لداخ روانہ ہوا۔ اس وقت پوری خالصہ فوج اس کے ہمراہ تھی، جس کا مقصد رگیالفو لداخ کو مرعوب کرنا تھا۔ مہاراجہ اس دوران کسی حد تک بے بس رہا تھا، کیونکہ ایک طرف بھائی کے ساتھ رنجش اور دوسری انگریزوں کا امور سلطنت میں مداخلت بہت بڑھ گیا تھا۔ لہذا ایک دن اس نے سٹیٹ کونسل ختم کر دی گئی اور خود با اختیار ہو گیا۔ سابق ممبران کونسل کے عہدے ختم کر کے وزارتیں قائم کر لیں، مگر ان کے اختیارات میں کافی حد تک کمی کر دی گئی۔ مہاراجہ کے پرائیویٹ سیکریٹری کا امور مملکت میں اب تک